وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

تاریخ ابن کثیر

شہرۂ آفاق عربی کتاب

اَلْبِدَایَۃُ وَالنِّہَایَۃ

کا اردو ترجمہ

جلد نمبر ۱۴

یہ جلد ۶۹۸ھ سے ۷۶۷ھ تک کے واقعات پر مشتمل ہے۔ اس دور میں مسلمانوں کی عظیم سلطنتوں کو زوال آ چکا تھا۔ دین کی ترویج کے لیے علامہ ابن تیمیہ کی کاوشیں اس کے علاوہ جلیل القدر علماء، خطباء اور قضاۃ کا تذکرہ ہے۔ اسکندریہ پر فرنگیوں کے قابض ہونے کے واقعات بھی اس جلد میں شامل ہیں۔

تصنیف ❁ علامہ حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر (۷۰۱ھ-۷۷۴)

ترجمہ ❁ مولانا اختر فتح پوری

نفیس اکیڈمی

اردو بازار، کراچی

البداية والنهاية

نام کتاب	....	تاریخ ابنِ کثیر
مصنف	....	علامہ حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر
ترجمہ	....	مولانا اختر فتح پوری
ناشر	....	نفیس اکیڈیمی۔کراچی
طبع اوّل	....	جنوری ۱۹۸۹ء
ایڈیشن	....	آفسٹ
ضخامت	....	۳۵۲
ٹیلیفون	....	۰۲۱۔۷۷۲۲۰۸۰

کے بارے میں نزاع پیدا ہوگیا' پھر قاضی حنبلی نے ان کے لیے مسلسل خطبہ دینے کا فیصلہ کیا اور اس کے بعد طویل مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

اور ربیع الآخر کو اتوار کے روز امیر کبیر سیف الدین الجی بغا العادلی فوت ہو گیا اور اپنی اس قبر میں دفن ہوا جسے اس نے قدیم ست باب الجابیہ کے باہر بنایا تھا' اور وہ اسی کے نام سے مشہور و معروف ہے' اور وہ تقریباً ساٹھ سال امیر رہا' اور ارغون شاہ نے اسے نوبہ میں گزند پہنچایا' اور اس ضرب نے ان کا کام تمام کر دیا جو اس کے دائیں ہاتھ پر لگی تھی' اور وہ اس کے باوجود اپنی امارت پر محترم و معظم ہوکر قائم رہا' یہاں تک کہ فوت ہو گیا۔

ایک نہایت عجیب وغریب واقعہ:

جب میں امیر ناصر الدین ابن الاقوس کو بعلبک میں نیابت کی مبارک باد دینے گیا تو میں نے وہاں ایک نوجوان کو دیکھا' تو حاضرین نے مجھے بتایا کہ یہ نوجوان عورت تھا' پھر اس کا ذکر نمایاں ہو گیا۔ اور اس کا معاملہ بلادِ طرابلس میں مشہور ہو گیا تھا۔ اور دمشق وغیرہ میں بھی لوگوں میں مشہور ہو چکا تھا' اور لوگوں نے اس کے متعلق گفتگو کی' پس جب میں نے اسے دیکھا تو اس کی ترکی ٹوپی تھی' میں نے اسے اپنے پاس بلایا اور حاضرین کی موجودگی میں اس سے پوچھا' تمہارا معاملہ کیا ہے؟ تو وہ جھینپ گیا اور عورتوں کی طرح اس پر شرمندگی غالب آ گئی۔ اور وہ کہنے لگا' میں پندرہ سال سے عورت تھا' اور انہوں نے تین خاوندوں سے میرا نکاح کیا اور وہ مجھ پر قابو نہ پا سکتے تھے' اور ان سب نے طلاق دے دی۔ پھر میرا عجیب حال ہو گیا' اور میرے پستان جذب ہو گئے' اور چھوٹے ہو گئے اور مجھے رات دن نیند آنے لگی' پھر میری فرج کی جگہ پر کوئی چیز آہستہ آہستہ نکلنے لگی' اور بڑھنے لگی' حتیٰ کہ ذکر اور دو فوطوں کی مانند ظاہر ہو گئی۔ میں نے اس سے پوچھا' کیا وہ بڑا تھا یا چھوٹا؟ تو وہ جھینپ گیا' پھر اس نے بیان کیا کہ وہ چھوٹا تھا' اور انگلی کے برابر تھا۔ میں نے اس سے پوچھا' کیا اُسے احتلام ہوا تھا؟ اس نے بتایا کہ جب سے یہ چیز حاصل ہوئی ہے' اسے دو مرتبہ احتلام ہوا ہے۔ اور جب اس نے مجھے بات بتائی' اس وقت تقریباً چھ ماہ ہو چکے تھے' اور اس نے مجھے بتایا کہ وہ عورتوں کے تمام کام جیسے سوت کاتنا' بیل بوٹے بنانا' اور زرکاشی وغیرہ کرنا بہت اچھی طرح جانتا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا' جب تو عورت تھا' تیرا کیا نام تھا؟ اس نے کہا نفیسہ' اور آج اس نے کہا عبداللہ' اور اس نے بتایا کہ جب اس کا یہ حال ہوا' تو اس نے اسے اپنے اہل حتیٰ کہ اپنے باپ سے بھی اسے چھپایا۔ پھر اس نے چوتھے خاوند سے اس کے نکاح کا عزم کیا تو اس نے اپنی ماں سے کہا کہ معاملہ اس اس طرح ہو گیا ہے' اور جب اس کے اہل کو اس کا پتہ چلا تو انہوں نے وہاں کے نائب سلطنت کو بتایا اور اس کا محضر لکھا اور اس کا معاملہ شہرت پذیر ہو گیا۔ اور وہ دمشق آ کر دمشق کے نائب السلطنت کے سامنے کھڑا ہو گیا تو اس نے اس سے پوچھا اور اس نے اسے اسی طرح بتایا جیسا اس نے مجھے بتایا تو حاجی سیف الدین کحلن ابن الاقوس نے اسے اپنے پاس رکھ لیا' اور اسے سپاہیوں کا لباس پہنا دیا' اور وہ خوبصورت جوان تھا۔ اور اس کے چہرے' چال اور گفتار میں عورتوں کا سازنانہ پن تھا۔

پس پاک ہے وہ ذات' جو چاہتی ہے کرتی ہے' اس قسم کا واقعہ دنیا میں بہت کم ہوا ہے اور میرے نزدیک اس کا ذکر پرندے کے اخروٹ میں پوشیدہ تھا۔ سو اس نے بچے دیئے' پھر جب وہ بالغ ہوا تو آہستہ آہستہ نمایاں ہو گیا' حتیٰ کہ پوری طرح نمایاں ہو گیا۔

اور انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ مرد ہے۔ اور اس نے مجھے بتایا کہ اس کا ذکر مختون ہونے کی حالت میں نمایاں ہوا تو اسے ختان القمر کا نام دیا گیا۔ اور یہ بات بہت پائی جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

اور ۵؍ رجب منگل کے روز امیر عز الدین بقطیہ الدویدار دیارِ حلب سے آیا۔ اور اس بات پر بھی افواہ نے اتفاق کیا تھا کہ وہ اپنے نائب، اور ان قلعوں کے نائبین اور افواج کے ساتھ خلف بن زلفادر ترکمانی کے ساتھ جا ملیں گی، اس کے متعلق بتایا، جس نے یلبغا اور اس کے لواحقین کی سلطان کے خلاف خروج کرنے پر مدد کی تھی، اور وہ اس کے ساتھ دمشق آیا، اور اس کا تفصیلی حال گذشتہ سال میں پہلے بیان ہو چکا ہے، اور انہوں نے اس کے ذخائر اور اموال لوٹ لیے، اور اس کے بیٹوں، رشتہ داروں اور بیویوں میں سے بہت سے لوگوں کو قید کر لیا۔ اور فوج نے بہت سی بکریوں، گائیوں، غلاموں، سواریوں اور سامان وغیرہ کو لے لیا، اور اس نے ابن ارطنا کی پناہ لی تو اس نے اس کی محافظت کی، اور اسے اپنے ہاں قید کر دیا۔ اور اس کے متعلق سلطان سے مراسلت کی، تو لوگ حلبی فوج کی راحت پانے اور بڑی کوفت برداشت کرنے کے بعد اس کے سلامت رہنے سے خوش ہو گئے۔

اور اس ماہ کی ۱۳؍ تاریخ کو بدھ کے روز ان اُمراء کی آمد ہوئی جو اسکندریہ میں دیارِ مصر سے سلطان کی واپسی کے وقت سے قید تھے، ان میں سے کچھ پر یلبغا کی امداد کرنے اور اس کی خدمت کرنے کا الزام تھا، جیسے امیر سیف الدین ملک اجی اور علاء الدین علی السیمقدار اور ساطلمس الجلالی اور ان کے ساتھیوں پر۔

اور یکم ماہِ رمضان کو مفتیوں کی ایک جماعت نے علماء کے دو اقوال میں سے ایک کے مطابق فتویٰ دیا، اور وہ دونوں ہمارے اصحابِ شافعیہ کا مقصود ہیں، اور وہ یہ کہ گرجوں میں سے جو گر جائے اس کی واپسی کا جواز ہے، پس قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی نے ان کا مقابلہ کیا۔ اور انہیں اس بارے میں ڈانٹ پلائی اور انہیں فتویٰ دینے سے روکا۔ اور اس بارے میں ایک کتاب لکھی جو اس بارے میں منع کو متضمن ہے، اور اس کا نام الدسائس فی الکنائس رکھا۔

اور ۵؍ ماہِ رمضان کو امیر ابوالقادر الترکمانی جو گذشتہ سال ان قبیح افعال پر یلبغا کا مددگار تھا، کو لایا گیا اور اس پر تنگی کی گئی، اور اسے نائب کے سامنے حاضر کیا گیا۔ پھر آج کے دن اسے قلعہ منصورہ میں قید کر دیا گیا۔

۵۵ےھ

اِس سال کا آغاز ہوا تو دیارِ مصر، بلادِ شام اور اس کے ملحقہ علاقوں اور حرمین شریفین اور اس کے ارد گرد کے بلاد حجاز وغیرہ کا سلطان، ملک صالح صلاح الدین بن ملک ناصر محمد بن ملک منصور قلادون الصالحی تھا، اور وہ نائب شام تنکز کا نواسہ تھا، اور وہ حکومت ناصریہ میں تھا۔ اور دیارِ مصر میں اس کا نائب امیر سیف الدین قبلای الناصری تھا۔ اور قاضی موفق الدین اس کا وزیر تھا۔ اور ان کے شہر کے قضاۃ وہی تھے جن کا ذکر گذشتہ سال میں ہو چکا ہے، اور ان میں قاضی القضاۃ عز الدین بن جماعۃ الشافعی بھی تھے۔ اور انہوں نے اس سال حجاز شریف کی ہمسائیگی اختیار کر لی تھی، اور قاضی تاج الدین المنادی آپ کے منصب پر کام کرتا تھا، اور سیکرٹری علاء الدین بن فضل اللہ العدوی تھا، اور مملکت کے منتظم تین امراء سیف الدین شیخون، صرغتمش الناصری اور کبیر الادوار عز الدین مغلطامی الناصری تھے۔ یہ سال آیا تو امیر سیف الدین شیخون ایک ماہ یا اس کے قریب مدت سے مصائب میں تھا، اور نائب دمشق،